Digitized by Khilafat Library Rabwah

فون نمبر ۳۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۶ / ۳۱ | ۳۰ رمضان ۱۳۹۷ھ ۔ ۱۵ تبوک ۱۳۵۶ ہش ۔ ۱۵ ستمبر ۱۹۷۷ء | نمبر ۲۰۸

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

شیطان انسان کے اعمال کو فاسد بنانے کیلئے ہمیشہ تاک میں لگا رہتا ہے

اس کے حملہ سے کبھی بے خوف نہیں ہونا چاہیئے اور اس سے بچنے کے لئے دُعا کرتے رہنا چاہیئے

"شیطان انسان کو گمراہ کرنے کے لئے اور اس کے اعمال کو فاسد بنانے کے واسطے ہمیشہ تاک میں لگا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ نیکی کے کام میں بھی اس کو گمراہ کرنا چاہتا ہے اور کسی نہ کسی قسم کا فساد ڈالنے کی تدبیریں کرتا ہے۔ نماز پڑھتا ہے تو اس میں ریاء وغیرہ کوئی شعبہ فساد کا ملانا چاہتا ہے۔ ایک امامت کرانے والے کو بھی اسی بلا میں مبتلا کرنا چاہتا ہے۔ پس اس کے حملہ سے کبھی بے خوف نہیں ہونا چاہیئے کیونکہ اس کے حملے فاسقوں فاجروں پر تو کھلے کھلے ہوتے ہیں وہ تو اس کا گویا شکار ہیں۔ لیکن زاہدوں پر بھی حملے کرنے سے وہ نہیں چوکتا اور کسی نہ کسی رنگ میں موقعہ پاکر اُن پر بھی حملہ کر بیٹھتا ہے جو لوگ خدا کے فضل کے نیچے ہوتے ہیں اور شیطان کی باریک در باریک شرارتوں سے آگاہ ہوتے ہیں۔ وہ تو بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتے ہیں لیکن جو ابھی خام اور کمزور ہوتے ہیں وہ کبھی کبھی مبتلا ہو جاتے ہیں۔ ریاء اور عُجب وغیرہ سے بچنے کے واسطے ایک ملامتی فرقہ ہے جو اپنی نیکیوں کو چھپاتا ہے اور کمزوریوں کو ظاہر کرتا رہتا ہے۔ وہ اس طرح پر سمجھتے ہیں کہ ہم شیطان کے حملوں سے بچ جاتے ہیں مگر میرے نزدیک وہ بھی کامل نہیں ہیں ان کے دل میں بھی غیر ہے اگر غیر نہ ہوتا تو وہ کبھی ایسا نہ کرتے۔ انسان معرفت اور سلوک میں اس وقت کامل ہوتا ہے جب کسی نوع اور رنگ کا غیر اس کے دل میں نہ رہے اور یہ فرقہ انبیاء علیہم السّلام کا ہوتا ہے۔ یہ ایسا کامل گروہ ہوتا ہے کہ اس کے دل میں غیر کا وجود بالکل معدوم ہوتا ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ غیر کے وجود کو کالعدم سمجھنا یہ بھی اختیاری نہیں ہے کیونکہ یہ حالت عشقیہ ہے جو از خود پیدا نہیں ہو سکتی بلکہ اس کی جڑ محبتِ ذاتی ہے جب محبّتِ ذاتی کے مقام پر انسان پہنچتا ہے تو پھر یہ عشقیہ حالت پیدا ہو کر غیر کے وجود کو جلا دیتی ہے اور پھر کسی کے مدح و ذم یا عذاب و ثواب کی بھی پرواہ نہیں ہوتی۔"

(الحکم جلد ۸ نمبر ۱۴، ۱۵ مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۰۴ء)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۵ تبوک۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ

احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی زندگی عطا فرمائے۔ ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

خاکسار کے عزیم محترم مولوی عبداللطیف صاحب بہاولپوری گزشتہ پانچ ماہ سے پیشاب اور دیگر عوارض کی وجہ سے بیمار ہیں اس عرصہ میں احبابِ جماعت کی طرف سے کثیر تعداد میں خطوط آتے رہے ہیں بیماری کی وجہ سے ان خطوط کا جواب فرداً فرداً نہیں دیا جا سکا مگر ہر ایک خط پڑھ کر آپکو سُنا دیا جاتا ہے اور آپ ہر ایک کے لئے دعائیں کرتے ہیں۔ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ ان کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

خاکسار شیخ عبدالمجید (وارنٹ آفیسر ریٹائرڈ)

ربوہ میں نمازِ عید الفطر

احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جامع مسجد اقصیٰ ربوہ میں نمازِ عید انشاء اللہ تعالیٰ پونے نو بجے صبح ادا کی جائے گی۔ احباب بروقت تشریف لانے کی کوشش فرمائیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

اعلانِ تعطیل

۱۷ ستمبر بروز ہفتہ دفتر الفضل میں عید الفطر کی وجہ سے تعطیل ہوگی اور پرچہ شائع نہیں ہوگا۔ قارئین و ایجنٹ صاحبان مطلع رہیں۔ (منیجر الفضل ربوہ)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کو مضبوط سے مضبوط تر بنایئے

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۵ تبوک ۱۳۵۶ ہش
۱۵ ستمبر ۱۹۷۷ء

خدایابی اور حقیقی کامیابی کا قرآنی گُر

ایمان میں ترقی کرنے اور ایمان کے عملی تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے لئے ضروری قرار دیا ہے کہ اول تو وہ مجاہدہ کریں اور دوسرے یہ کہ وہ دعاؤں پر زور دے کر خدا تعالیٰ سے اس امر کی توفیق طلب کریں کہ وہ ایمان میں ترقی کرتے اور اس کے عملی تقاضوں کو پورا کرتے چلے جائیں۔ جہاں تک مجاہدے کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ اس کی اہمیت بیان کرتے اور اس کے نتیجہ میں کامیابی کی یقینی دہانی کراتے ہوئے فرماتا ہے:۔

"وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ؕ"

(العنکبوت آیت ۷۰)

یعنی جو لوگ ہماری طرف آتے ہیں اور ہمارے لئے مجاہدہ کرتے ہیں ہم ان کے واسطے اپنی راہیں کھول دیتے ہیں۔

ایمان میں ترقی کرنے اور اس کے عملی تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے اس آیت میں مجاہدہ کی اہمیت اور اس کے نتیجہ خیز ہونے کی ضمانت پر ہی روشنی نہیں ڈالی گئی ہے بلکہ ضروری قرار دیا گیا ہے کہ یہ مجاہدہ خالصتہً للہ ہو۔ اس میں ریا، منافقت یا نفسانی خواہشات کا دخل نہ ہو۔ ایسا مجاہدہ وہی ہو سکتا ہے جو خدا تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق کیا جائے اور ان شرائط کے ساتھ کیا جائے جو خدا تعالیٰ نے مقرر کی ہیں۔ مجاہدہ کے خود ساختہ طریقوں سے کوئی شخص بھی خدا تعالیٰ کو پانے میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اس کے لئے اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدود اور شرعی احکام کی پوری پوری پابندی ضروری ہے۔

جہاں تک ایمان میں ترقی کرنے اور اس کے عملی تقاضوں کو پورا کرنے کے سلسلہ میں دُعا کی اہمیت اور اس کی انقلاب انگیز تاثیرات کا تعلق ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

"وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ ؕ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ ۝" (البقرہ آیت ۱۸۷)

ترجمہ۔ اور (اے رسولؐ!) جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق پوچھیں تو (تو جواب دے کہ) میں ان کے پاس ہوں۔ جب دعا کرنے والا مجھے پکارے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں۔ سو چاہیئے کہ وہ (دعا کرنے والے بھی) میرے حکم کو قبول کریں اور مجھ پر ایمان لائیں تا وہ ہدایت پائیں۔

اس آیت میں بھی دعا کی اہمیت اور اس کی انقلاب انگیز تاثیر پر ہی روشنی نہیں ڈالی گئی ہے بلکہ یہ امر بھی ذہن نشین کرایا گیا ہے کہ جو مومن چاہتے ہیں کہ ان کی دعائیں جناب الٰہی میں مقبول ہوں اور دعاؤں کے نتیجہ میں ان کی زندگیوں میں ایک پاک تبدیلی رونما ہو ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اطاعتِ الٰہی کا اعلیٰ نمونہ پیش کریں اور اس کے احکام پر عمل پیرا ہونے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں اور دعاؤں کی قبولیت اور ان کی انقلاب انگیز تاثیر پر زندہ یقین اور زندہ ایمان اپنے اندر پیدا کریں۔ اگر وہ ان شرائط کو پورا کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کے حضور دعا کریں گے تو ان کی دعائیں قبول ہوں گی اور انہیں ان کی مراد مل جائے گی۔

الغرض ایمان میں ترقی اور اس کے عملی تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے مجاہدہ اور دعا دونوں سے کام لینا اور ان دونوں کا پورا پورا حق ادا کرنا ضروری ہے۔ نہ محض مجاہدہ کرنے سے کامیابی ہو سکتی ہے اور نہ محض دعا سے کام لینے والا کامیابی کا منہ دیکھ سکتا ہے۔ دعا کے نتیجہ میں مجاہدہ کرنے والا صحیح خطوط پر مجاہدہ کرنے کی توفیق سے نوازا جاتا ہے اور اس طرح اس کی کوشش رائیگاں ہونے سے محفوظ ہو جاتی ہے۔ اسی طرح جو شخص دعا کرنے کے ساتھ ساتھ پوری تندہی کے ساتھ مجاہدہ کرنے سے غافل نہیں ہوتا خدا تعالیٰ اس کی کوشش میں برکت ڈال کر اس کی توقع اور امید سے بڑھ کر اس کے نتائج پیدا کر دکھاتا ہے۔ اس طرح مجاہدہ اور دعا کے باہمی اشتراک سے کامیابی کی راہیں کھلتی چلی جاتی ہیں اور مومن ایمان میں ترقی کر کے اس کے عملی تقاضوں کو پورا کرنے میں آگے ہی آگے قدم بڑھاتے چلے جاتے ہیں۔ الغرض مجاہدہ اور دعا ہر دو سے کام لینا ازبس ضروری ہے۔ اس کے بغیر مومن دین اور دنیا میں کوئی کامیابی حاصل نہیں کر سکتے۔ جو لوگ مجاہدہ اور دعا کی طرف سرے سے کوئی توجہ نہیں کرتے اور محض زبانی ایمان پر ہی "تکیہ کئے بیٹھے" رہتے ہیں وہ نہ صرف یہ کہ کوئی ترقی نہیں کرتے بلکہ اپنا رہا سہا ایمان بھی گنوا بیٹھتے ہیں۔

مجاہدہ اور دعا کی اسی اہمیت کے پیش نظر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان ہر دو ذرائع سے پورا پورا فائدہ اٹھانے پر بہت زور دیا ہے اور یہ امر بار بار ذہن نشین کرایا ہے کہ محض ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیعت کر لینا اپنے اندر کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ بیعت کرنا اسی وقت ہی نتیجہ خیز اور مثمر ثمرات ہوتا ہے جب مجاہدہ اور دعا سے کام لے کر ایمان میں ترقی کی جائے اور عملی جوش کا پورا پورا مظاہرہ کیا جائے۔ مثال کے طور پر جب ۲ نومبر ۱۹۰۴ء کو بمقام سیالکوٹ بعض لوگوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دستِ مبارک پر بیعت کرنے کا شرف حاصل کیا تو حضور علیہ السلام نے انہیں مخاطب کر کے فرمایا:۔

"اس بیعت کی اصل غرض یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی محبت میں ذوق و شوق پیدا ہو اور گناہوں سے نفرت پیدا ہو کر اس کی جگہ نیکیاں پیدا ہوں۔ جو شخص اس غرض کو ملحوظ نہیں رکھتا اور بیعت کرنے کے بعد اپنے اندر کوئی تبدیلی کرنے کے لئے مجاہدہ اور کوشش نہیں کرتا جو کوشش کرنے کا حق ہے اور پھر اس قدر دعا نہیں کرتا جو دعا کرنے کا حق ہے تو وہ اس اقرار کی جو خدا تعالیٰ کے حضور کیا جاتا ہے سخت بے حرمتی کرتا ہے اور وہ سب سے زیادہ گنہگار اور قابل سزا ٹھہرتا ہے۔ پس یہ ہرگز نہ سمجھ لینا چاہیئے کہ یہ بیعت کا اقرار ہی ہمارے لئے کافی ہے اور ہمیں کوشش نہیں کرنی چاہیئے۔ مثل مشہور ہے جوئندہ یابندہ۔ جو شخص دروازہ کھٹکھٹاتا ہے اس کے لئے کھولا جاتا ہے۔ اور قرآن شریف میں بھی فرمایا گیا ہے وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ؕ یعنی جو لوگ ہماری طرف آتے ہیں اور ہمارے لئے مجاہدہ کرتے ہیں ہم ان کے واسطے اپنی راہ کھول دیتے ہیں اور صراطِ مستقیم پر چلا دیتے ہیں۔ لیکن جو شخص کوشش ہی نہیں کرتا وہ کس طرح اس راہ کو پا سکتا ہے۔ خدایابی اور حقیقی کامیابی اور نجات کا بھی یہی گُر اور اصول ہے۔ انسان کو چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں مجاہدہ کرنے سے تھکے نہیں نہ درماندہ ہو اور نہ اس راہ میں کوئی کمزوری ظاہر کرے تم لوگوں نے اس وقت خدا تعالیٰ کے حضور میرے ہاتھ پر اپنے گناہوں سے توبہ کی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ یہ توبہ تمہارے لئے باعث برکت ہونے کی بجائے لعنت کا موجب ہو جاوے کیونکہ اگر تم لوگ مجھے شناخت کر کے بھی اور خدا تعالیٰ سے اقرار کر کے بھی اس عہد کو توڑتے ہو تو پھر تم کو دوہرا عذاب ہے کیونکہ عمداً تم نے معاہدہ کو توڑا ہے۔ دنیا میں جب کوئی شخص کسی سے عہد کر کے اسے توڑتا ہے تو اس کو کس قدر ذلیل اور شرمندہ ہونا پڑتا ہے۔ وہ سب کی نظروں سے گر جاتا ہے پھر جو شخص خدا تعالیٰ سے عہد اور اقرار کر کے اسے توڑے وہ کس قدر عذاب اور لعنت کا مستحق ہوگا۔ پس جہاں تک تم سے ہو سکتا ہے اس اقرار اور عہد کی رعایت کرو اور ہر قسم کے گناہوں سے بچتے رہو۔ پھر اس عہد پر قائم اور مضبوط رہنے کے واسطے اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتے رہو۔ وہ یقیناً تمہیں تسلی اور اطمینان دے گا اور تمہیں ثابت قدم کرے گا کیونکہ جو سچے دل سے خدا تعالیٰ سے مانگتا ہے اسے دیا جاتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۲۳۵، ۲۳۶)

مجاہدہ اور دعا ایک دوسرے کے ساتھ لازم و ملزوم ہیں ان میں سے کسی ایک کو چھوڑ کر کامیابی کی امید عبث ہے۔ رمضان کا مہینہ ایک زبردست مجاہدے اور دعاؤں کی مشق کرانے اور ان کا عادی بنانے کی غرض سے ہی آتا ہے۔ رمضان کے روزے اور اس کی دیگر مخصوص عبادات مجاہدہ پر دلالت کرتی ہیں اور رمضان کے بابرکت دنوں میں دعاؤں کا عام دنوں سے زیادہ قبول ہونا اس امر کو ظاہر کرتا ہے کہ محض مجاہدہ کافی نہیں ہے بلکہ اس کے ساتھ دعاؤں کے ذریعہ خدا تعالیٰ سے اس کی تائید و نصرت اور امداد و اعانت طلب کرنا اور اس طرح مجاہدہ کو نتیجہ خیز بنانا ازبس ضروری ہے

رمضان میں مجاہدے اور دعا کی مشق اسی لئے کرائی جاتی ہے کہ اس مشق کے مکمل ہونے کے بعد مجاہدہ اور دعاؤں سے کام لینے میں زیادہ سرگرمی کا مظاہرہ کیا جائے اور اس طرح خدایابی اور حقیقی کامیابی و نجات سے ہمکنار ہونے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی جائے۔ (باقی صفحہ ۵ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ریاستہائے متحدہ امریکہ میں تبلیغِ اسلام

ماہِ اگست میں ملک کے طول و عرض میں متعدد جماعتی تقریبات کا انعقاد

(مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب مبلغ مقیم ڈیٹن - امریکہ)

"۱۲ اگست ۱۹۷۷ء مبلغین کرام رات ساڑھے دس بجے بذریعہ بس ڈیٹن تشریف لائے۔ بس سٹیشن پر تقریباً ایک درجن احباب نے ان کا استقبال کیا۔ اگلے روز خطبۂ جمعہ میں تقریباً سبھی احباب و مستورات جماعت کے علاوہ بعض غیر از جماعت بھائی بھی موجود تھے۔ (یہ امر خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ اس جماعت کے سبھی ممبر امریکی نومسلم بھائی ہیں) محترم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد نے (جو اِن دنوں محترم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم کو چارج دے رہے ہیں) خطبہ جمعہ میں احبابِ جماعت کو جن کی فدائیت اور اخلاص سے وہ خاصے متاثر ہیں شیطانی حملوں سے بچتے رہنے کی تلقین کی تاکہ خلافت کے مقام اور مرتبہ کے بارہ میں ان میں سے کسی کے شیطانی وسوسہ سے متاثر ہونے کا امکان نہ رہے اور اسلام اور احمدیت پر ان کا ایمان مضبوط سے مضبوط تر ہوتا چلا جائے۔ اسی روز پچھلے پہر لجنہ اماء اللہ نے محترم شاہد صاحب کے اعزاز میں ڈنر کا انتظام کیا اور محترم مولوی صاحب موصوف (جو چار سال تک امریکہ مشن کے انچارج رہ کر عنقریب پاکستان واپس تشریف لیجا رہے ہیں) کی خدمت میں الوداعی ایڈریس پیش کیا۔ چونکہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ڈیٹن میں تمام تقاریب ربوہ کی طرز پر منعقد ہوتی ہیں لجنہ کی ممبرات اور ان کی مہمان مستورات پردہ کے پیچھے بیٹھی رہیں اور ان کی طرف سے برادر مظفر احمد پریذیڈنٹ جماعتِ احمدیہ ڈیٹن نے ایڈریس پڑھا اور نہایت عمدہ فریم اور شیشہ میں آراستہ محترم شاہد صاحب کی خدمت میں پیش کیا جس کو قبول کرتے ہوئے انہوں نے لجنہ کی کارگزاری پر جو وہ اسلامی تعلیم کو امریکہ جیسے آزاد ملک میں رائج کرنے کے سلسلہ میں کر رہی ہیں خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ چونکہ ایڈریس میں نئے مبلغ انچارج کی خدمت میں بھی خوش آمدید اور نیک خواہشات کا ذکر تھا اس لئے محترم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم نے برعایتِ وقت احسن طور پر لجنہ کے خصوصی امتیازی پہلوؤں پر خوشنودی کا اظہار فرمایا اور خاکسار نے بحیثیت صدر تقریب قدرے تفصیل لجنہ کے اسلام سیکھنے کی تڑپ، قرآن کریم پڑھنے اور اس پر عمل کرنے اور اسلام کی تعلیم کو رائج کرنے کی جدوجہد پر روشنی ڈالی۔

اگلے روز ہفتہ کو ۲ بجے ڈیٹن اور مڈویسٹ کی جماعتوں کی طرف سے مبلغینِ کرام کے اعزاز میں استقبالیہ اور الوداعی تقریب منعقد ہوئی جس میں ڈیٹن کے جملہ ممبران اور ممبرات کے علاوہ سنسناٹی اور ایتھنز کی طرف سے بھی دوستوں اور بہنوں کی آمد سے نمائندگی ہوئی۔ اس تقریب کے متعلق اسی روز صبح کے اخبار "Journal Herald" میں یہ خبر شائع ہو چکی تھی:-

"The Dayton Chapter (Jamaat) of the Ahmadiyya movement in Islam with most their chief missionary in the USA at 2PM at the Fazl-E-Umer Mosque 637 Randoeph ST II"

برادر مظفر احمد ریجنل پریذیڈنٹ نے محترم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد کی قابلِ قدر اور مخلصانہ صلاحیتوں کا تفصیلی تذکرہ کیا جن کو بروئے کار لا کر وہ امریکہ میں منظم اور مخلص جماعتیں چھوڑ کر جا رہے ہیں۔ نیز بتلایا کہ جماعتوں کی تنظیم، ان میں اتحاد و اتفاق، خدمتِ سلسلہ کا جذبہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ سے والہانہ عشق پیدا کرنا اور اپنے رفقاءِ کار کا مثالی اور دلی تعاون حاصل کرنا اور موجود الوقت جماعتوں کی اطمینان بخش کیفیت چارج دینے والے مبلغ کی مساعی ہی کا نتیجہ ہیں۔ اس پُر اثر تقریر کے ساتھ برادر مظفر احمد صاحب نے علاقہ کی جماعتوں کی طرف سے ان کی خدمات کے اعتراف کے طور پر ایک خوبصورت تختی (Plaque) جس پر مختصر حروف میں ان کی کامیابی پر مبارکباد پیش کی گئی تھی پیش کی۔

محترم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم نے خاکسار (صدرِ مجلس) کی درخواست پر برادر مظفر احمد کے ان کے متعلق مفصل تعارفی اور خوش آمدیدی کلمات کے بعد مغربی افریقہ (گھانا) کی جماعتوں میں کام کی کیفیت جہاں سالہا سال انہیں کام کرنے کی سعادت حاصل رہی مؤثر انداز میں بیان کی اور مقامی دوستوں سے خواہش کی کہ وہ بھی گھانا کے اصل باشندوں کی طرح اپنے آپ کو تبلیغ کے لئے وقف کرنے کی کوشش شروع کر دیں۔ اسی موقع پر مکرم مولوی عبدالرشید صاحب یحیٰی ہمارے نوجوان نووارد مبلغ نے بھی خوش آمدید کے جواب میں مختصر طور پر جماعت کا شکریہ ادا کیا۔ اور خاکسار کے صدارتی ریمارکس کے بعد یہ بابرکت تقریب خوشی اور مسرت کی فضا میں شاندار ڈنر کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔

اگلے روز ۱۴ اگست (اتوار) کو یہاں سے تین چار سو میل دور شکاگو میں ایک جماعتی تقریب مقرر تھی۔ جس میں شمولیت اختیار کرنے کے لئے علماء کرام کے ساتھ ڈیٹن کی جماعت کے مرد و زن کا آٹھ کاروں کا قافلہ صبح کی نماز کے معاً بعد روانہ ہوا۔ ایک بجے بعد دوپہر کے قریب شکاگو کی مسجد میں وارد ہوا۔ اس جلسہ میں مڈویسٹ کی جماعتوں کے علاوہ لیک ریجن کی جماعتیں بھی شامل ہوئیں اور اس طرح مختلف جماعتوں کے اس عظیم الشان اجتماع میں نیشنل پریذیڈنٹ برادر رشید احمد نے آنے اور جانے والے مبشرین کرام کے بارہ میں موزوں الفاظ میں جماعتی جذبات کا اظہار کیا اور بتلایا کہ امریکہ میں اسلام کی ترویج و اشاعت اور جماعت میں مخلص اور جاں نثار مبلغین کی موجودگی اور ان کے شاندار کارنامے خلیفۂ وقت کی بابرکت قیادت کی ہی رہینِ منت ہے۔ اسی طرح مبلغین کرام نے ایڈریس کے جواب میں اپنی کامیاب تبلیغ کو اپنی تقریروں میں خلافت سے اور خلیفۂ وقت سے وابستگی اور اس کے ارشادات اور ہدایات پر عملدرآمد کا نتیجہ قرار دیا۔ خلیفۂ وقت کے رفیع الشان مقام کی وضاحت کی اور واضح کیا کہ خلیفۂ وقت کا کام ہی تجدیدِ دین ہے۔ خلیفۂ وقت کا دامن پکڑے رکھنے اور دین کو دنیا پر مقدم کرنے میں اسلام کی کامیابی مضمر ہے۔

اس جلسہ میں خلافت کے منصب اور خلیفۂ وقت کے مقام اور مرتبہ کو ایسے واضح اور مؤثر رنگ میں پیش کیا گیا کہ جب خلافت وابستگی اور خلیفۂ وقت کی کامل تابعداری اور وفاداری کا باقاعدہ اظہار کرنے کے لئے ریزولیوشن برادر رشید احمد نے پیش کیا تو جملہ حاضرینِ جلسہ جن کا تعلق شکاگو اور اس کے اردگرد کے علاقہ سے ہے خاصی بڑی تعداد تھی بلا استثناء بے ساختگی اور مسرت سے کھڑے ہو کر اس کی تائید کی۔ امریکن نومسلم بھائیوں کی تقاریر سے بالخصوص برادر رشید احمد اور برادر مظفر احمد کے دل سے نکلے ہوئے اور مومنانہ غیرت میں ڈوبے ہوئے الفاظ سے یہ امر روزِ روشن کی طرح عیاں ہو رہا تھا کہ ہمارے امریکن نومسلم بھائی حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ سے والہانہ عشق و عقیدت رکھتے ہیں، اپنے محبوب آقا کے مخلص اور فدائی جاں نثار خادم ہیں، دینی مسائل میں حضور کے نظریہ کو حرفِ آخر سمجھتے ہیں اور حضور کی عزت و آبرو پر اپنی جان تک بھی قربان کرنے کو تیار ہیں۔ مرکز سے دس ہزار میل دور ان امریکی بھائیوں میں اس قدر ایثار و محبت کا موجود ہونا سلسلہ حقہ احمدیہ کی صداقت پر دال ہے۔

پیر کی صبح کو شکاگو کے نہایت ایمان افروز اور کامیاب جلسہ میں شمولیت کے بعد ڈیٹن میں واپس پہنچے۔ منگل کو رمضان المبارک کا پہلا دن تھا اور پہلے ہی دن قرآن کریم کے درس میں (جسے دیتے اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاکسار کا امریکہ میں پانچواں موقع ہے) جو نظارہ دیکھا اسے بیان کرنا خود میرے لئے خوشی اور انبساط کا موجب اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ازدیاد ایمان کا باعث ہے۔ چونکہ سارا دن یہ مخلص نومسلم اپنے اپنے کاروبار میں مصروف ہوتے ہیں اس لئے رمضان شریف میں قرآن کریم کے ایک پارہ کا درس ہر شام ۹½ بجے شروع ہوتا ہے۔ خدا کے یہ مخلص بندے اور بندیاں کم و بیش پچاس بالغ افراد (یعنی سبھی فعال افراد جن کی تعداد ماشاء اللہ تین سال میں تقریباً تین گنا ہو چکی ہے) علیحدہ علیحدہ پردہ کے دونوں طرف انتہائی خاموشی اور عقیدت سے بیٹھے قرآن کریم کی تلاوت سنتے رہے ان میں وہ بھی ہیں جو حال ہی میں مسلمان ہوئے ہیں اور وہ عربی حروف سے قطعی طور پر ناآشنا ہیں۔ آدھ پون گھنٹے تک سکون اور اطمینان سے بیٹھے محض حصولِ ثواب کے جذبہ سے سرشار ہو کر قرآن کریم اور اسلام سے اپنی عقیدت کا ثبوت دیتے رہے اور اس کے بعد ترجمہ اور مختصر تفسیر سے جو تقریباً ایک گھنٹہ تک انگریزی میں ہوتی ہے مستفیض ہوتے رہے اور بارہ بجے رات کے قریب تراویح ادا کر کے اپنے گھروں کو واپس ہوئے۔ ان میں سے بعض نیک بخت صبح سوا پانچ بجے نماز فجر میں بھی آموجود ہوتے۔

اگرچہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مجھے ان لوگوں تک پیغامِ حق پہنچانے اور ان کی تربیت کرنے کی سعادت بخش رکھی ہے لیکن جس رنگ میں ان لوگوں نے میری حقیر مساعی سے، ذاتی کاوش اور محنت سے فائدہ اُٹھایا ہے یہ ان کی نیک فطرت پر دال ہے۔ ان لوگوں نے اپنے اخلاص و ایثار سے اسلام کی تعلیم کو اپنا کر اور اس کی اشاعت میں ممد و معاون ہو کر امریکہ میں اسلام کے مستقبل کے لئے ایک روحانی انقلاب کی بنیاد رکھ دی ہے۔

اسلام سے محبت، اس کے راستہ میں قربانیاں کرنے کا جذبہ، اسلام کی تعلیم اور اس کے اصولوں کو اپنانے کی اجتماعی اور منظم کوششیں، اسلام کے امریکہ میں شاندار مستقبل کی نشاندہی کر رہی ہیں اور امریکن احمدی بھائیوں اور بہنوں کی موجودہ ایمانی کیفیت سلسلہ احمدیہ اور احمدیت کے روحانی قائد، خلیفۂ وقت سے صدق و صفا کے مظاہرے یقیناً ہم سب کے لئے باعثِ تشکر و امتنان ہیں۔ اللّٰھم زد فزد۔

الفضل خود خرید کر پڑھنا
ہر احمدی کا فرض ہے!

پیارے والدین کا ذکرِ خیر

(محترمہ زینب حسن صاحبہ لاہور چھاؤنی)

۷۵ سال کا طویل عرصہ گزار کر قبلہ والد صاحب (حضرت سیٹھ عبداللہ الٰہ دین صاحب آف سکندر آباد دکن) اس دنیائے فانی کو چھوڑ کر اپنے مالکِ حقیقی سے جا ملے تھے۔ ۸ سال ہوئے کہ میری پیاری والدہ محترمہ بھی ہمیں چھوڑ کر اُن سے جا ملیں۔ اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضل اور رحمتیں دونوں پر ہوں۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور خوشنودی کی جنّت میں خوش و خرم ہوں، آمین۔

میرے والدین قبولِ احمدیت سے پہلے آغاخانی فرقہ کے پیرو تھے جو ایک بڑی منظم اور مستحکم جماعت ہے اور دنیا بھر میں پھیلی ہوئی ہے۔ قبلہ والد صاحب کی عمر بیس سال کی تھی جبکہ ان کے والد محترم کا سایہ ان کے سر سے اُٹھ گیا۔ مالی حالت بہت خستہ تھی۔ تین چھوٹے بھائیوں کی پرورش کی ذمہ داری بھی ان کے سر پر تھی۔ اب رزقِ حلال کی فکر دامنگیر ہوئی۔ ایسے حالات میں آپ کو مذہب سے کیا دلچسپی ہو سکتی تھی جبکہ عام لوگوں کی طرح آبائی مذہب کی پیروی کافی سمجھی جاتی تھی۔ اسی طرح روز و شب گزرنے لگے کہ دفعۃً ایک دن آپ کی زبان پر یہ شعر جاری ہوا ؎

چمکی ہے اے فرزند تیری ان دنوں تقدیر ہے
تختِ سلطانی پہ تیرے باپ کی تصویر ہے

آپ اس کا مطلب نہ سمجھ سکے۔ کیونکہ حالتِ ظاہری بالکل مختلف تھی۔ ہمیشہ مقروض رہتے تھے اور فکرِ معاش ہر وقت دامنگیر۔ دینی لحاظ سے حقیقی اسلام سے کوسوں دُور۔ لیکن اللہ تعالیٰ آسمان پر اپنے فضل و حکمت سے خوشحالی کے سامان پیدا کر رہا تھا۔ کاروبار میں دفعۃً ترقی ہونے لگی اور دوسری طرف ایسا اتفاق ہوا کہ ایک احمدی مبلغ کو اللہ تعالیٰ نے ان کے شہر میں بھیج کر حضرت مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث آپ کے کانوں تک پہنچائی کہ جس شخص نے اپنے زمانے کے امام کو نہیں پہچانا وہ جاہلیت کی موت مرا۔ عام لوگ تو اس پیغام کو ایک کان سے سُن کر دوسرے سے اُڑا دیتے ہیں لیکن چونکہ قدرت نے آسمان پر والد صاحب کے حق میں کچھ اور ہی مقدر کر رکھا تھا۔ یہ حدیث سن کر اُن کے دل میں اپنے زمانے کے امام کو شناخت کرنے کی جستجو پیدا ہوئی۔ پہلے تو اپنے ہی حاضر امام یعنی آغاخان کی طرف توجہ گئی مگر ان کی زندگی اور تعلیم اور شخصیت کا جب خالی الذہن ہو کر مطالعہ کیا تو انہیں امامِ زمانہ کے مرتبہ سے بہت دُور پایا۔ نہ ان کو خود امامِ زمانہ ہونے کا، خداشناسی کا، معرفتِ الٰہی کا دعویٰ تھا گو اپنے مریدوں کی نظر میں وہ مجسّم خدا سمجھے جاتے تھے۔ رفتہ رفتہ ان پر یہ حقیقت آشکار ہو گئی کہ اِس زمانہ کے امام حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ السلام ہیں۔ یہ ہدایت ان کو بہت دعاؤں اور مجاہدوں کے بعد نصیب ہوئی۔ جب ایک دفعہ دل سے پردہ اُٹھ گیا تو پھر جان و مال ہر چیز کو احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے قدموں میں ڈال دیا۔ الحمد للہ۔

آپ کے ساتھ محترمہ والدہ صاحبہ نے بھی بہت غور اور دعاؤں کے بعد احمدیت کو قبول کیا۔ گھر میں باقی رشتہ داروں کے ساتھ پُرانے مذہبی تعلقات ترک کر کے اسلام کی تعلیم پر عمل کرنا آسان کام نہ تھا۔ اسماعیلی مذہب میں پردہ، نماز، روزہ وغیرہ احکام کی ضرورت نہ تھی بلکہ کئی قسم کی شرک کی رسوم رائج تھیں۔

اللہ تعالیٰ نے والدین کو اپنے فضل سے نہ صرف ہدایت دی بلکہ اس صداقت اور روشنی کو پھیلانے کی ایسی تڑپ اور ایسا جوش عطا فرمایا کہ وہ ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار ہو گئے۔ قبلہ والد صاحب فرماتے تھے کہ چونکہ اللہ تعالیٰ کو یہ منظور تھا کہ اس عاجز سے تبلیغ اسلام کی خدمت لے اس لئے اُس نے مجھے اتنا پیسہ دیا کہ میں نے ہزاروں لاکھوں کی رقم اس کی راہ میں خرچ کی۔ الحمد للہ۔

گو آپ زیادہ تعلیم یافتہ نہ تھے مگر آپ کے ذریعہ بے شمار کتب مختلف زبانوں مثلاً انگریزی، اردو اور گجراتی میں شائع ہوئیں۔ آپ کی بعض کتابیں اتنی مقبول ہوئیں کہ ان کے اٹھارہ اٹھارہ ایڈیشن شائع ہوئے۔ دنیا بھر میں آپ کی کتابیں مقبول ہوئیں۔ ہر طرف سے آپ کو خطوط آتے۔ بعض لوگ خوشی سے منگواتے، بعض جو طاقت نہ رکھتے ان کو مفت ارسال فرماتے۔ خط و کتابت اور لٹریچر کے ذریعہ بھی خدا کے فضل سے آپ کی وساطت سے ۳۵۰ افراد نے بیعت کا شرف حاصل کیا۔ الحمد للہ

غرض دین کی خدمت کے لئے پیسہ اور وقت اللہ تعالیٰ نے مہیا فرمایا اور نفس کی قربانی کی بھی توفیق دی۔ احمدیت سے قبل کبھی کبھی نماز پڑھتے تھے مگر بعد میں نمازِ تہجد اور نوافل کے ایسے پابند ہو گئے کہ اپنی ضعیفی تک دن بھر میں قریباً ۶۲ رکعتیں روزانہ ادا کرتے تھے۔ ماہِ رمضان اور محرم میں اور ہر ماہ میں تین چار نفلی روزے رکھنا آپ کا معمول تھا۔ اس کے علاوہ کثرت سے ذکرِ الٰہی کرتے۔ دن میں کبھی آرام نہ فرماتے۔ سولہ سے بیس گھنٹے آپ دینی خدمت میں مصروف رہتے۔ ہمارے لئے آپ کا وجود نہایت بابرکت اور ایک زندہ نشان تھا۔

گھر کی طرف سے فکر نہ تھی۔ بچوں کو دیکھنا، مہمان نوازی اور دیگر دینی خدمات محترمہ والدہ صاحبہ سرانجام دیتی تھیں اور ہر قربانی کے لئے تیار رہتی تھیں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ میرے والدین کے تمام گناہوں کو بخش دے اور تمام نیکیوں کو قبول فرما کر بہترین اجر عطا فرمائے، درجات بلند سے بلند تر فرمائے۔ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت نصیب کرے، آپ کی تمام دعائیں جو آپ نے اسلام و احمدیت کے لئے اور اپنی اولاد کے لئے کی ہیں انہیں قبول فرمائے اور ہم کو ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ میرے غیر احمدی رشتہ داروں پر احمدیت کی صداقت روشن فرمائے اور میرے دونوں بھائیوں کو صحت اور عمر سے نوازے تاکہ وہ بھی محترم والدین کی طرح خدمتِ دین انجام دے سکیں۔

زینب حسن
۶/۲۹۵۔ سرور روڈ۔ لاہور چھاؤنی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قسط ۲۲

فہرست وصولی چندہ مہمان خانہ مستورات

چندہ مہمان خانہ مستورات برائے جلسہ سالانہ کی تفصیل کی اگلی قسط شائع کی جا رہی ہے یہ وصولی ۸ نومبر ۱۹۷۶ء تک کی ہے۔ ابھی ڈیڑھ لاکھ روپے مزید بہنوں نے جمع کرنے ہیں اس لئے جو بہنیں اس مد کا چندہ دے چکی ہیں وہ اپنے وعدہ جات میں اضافہ کریں اور جن بہنوں نے ابھی تک نہیں دیا وہ بھی اس میں شامل ہوں اور کوشش کریں کہ سالانہ اجتماع تک عمارت مکمل ہو جائے۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

مکرمہ برکت بی بی حیا	گجرات	۵۰/-
" اہلیہ چوہدری بشیر احمد	"	۱۰۵/-
" شائستہ بشیر	"	۲۵/-
" حبیبہ ناصرہ	"	۱۵/-
" شریفہ رؤف علی خان	"	۵/-
محترم عزیز حسین	"	۱۰/-
" اقبال نثار زبیری	"	۱۰۰/-
مکرمہ اہلیہ مولوی عطاء الکریم شاہد	"	۲۰/-
" مبارکہ افضل	"	۱۰/-
محترم ارشد چوہدری	"	۱۰/-
مکرمہ آسیہ عنایت اللہ	"	۱۰/-
" محمودہ غفور	"	۵۰/-
" امینہ اسحاق	"	۱۰۰/-
" والدہ مرحومہ امینہ و بشریٰ اسحاق	"	۵۰/-
" نعیمہ اسحاق	"	۱۰/-
" بشریٰ شفیع	"	۱۰۰/-
" ساجدہ خلیل ایل	"	۱۰۰/-
" اہلیہ اللہ داد خان	"	۲۵/-
" احمدی زمانی	"	۲۵/-
" محمودہ زمانی	"	۲۵/-
" اہلیہ عبدالرحمن خان	"	۲۵/-
" جنت لال دین	"	۱۰/-
" بشریٰ لال دین	"	۱۰/-
" صفیہ لال دین	"	۱۰/-
" حفیظ احمد کھٹی	"	۱۰/-
" اقبال حبیبہ	"	۱۰/-
" اہلیہ ٹھیکیدار محمد امین	"	۱۰/-
" پروین امین	"	۱۰/-
" والدہ مرحومہ حبیبہ ناصرہ	"	۱۰/-
" والدہ مرحومہ بیگم خورشید	"	۱۰۰/-
" اہلیہ محمد حسین ایل	"	۱۰/-
" سکینہ یاسین	"	۲۵/-
" غدرا یاسین	"	۱۰/-
" اہلیہ میاں محمد یعقوب	"	۱۰/-
" نسیم یعقوب	"	۱۰/-
" سائرہ اعظم علی خان	"	۱۰/-
" کنیز بیگم اہلیہ منیر احمد خان	"	۱۰۰/-
" امۃ الحمید ملک	"	۱۰/-

مکرمہ امۃ الحی ملک	گجرات	۴۰/-
" امۃ العزیز ملک	"	۱۰/-
" نسیم مرزا	"	۲۰/-
مکرم ظہور الٰہی	"	۱۰/-
مکرمہ منیرہ اہلیہ بشیر الدین	"	۱۰/-
" اہلیہ بابو فضل حق	"	۲۰/-
" رانا نصر اللہ	"	۲۵/-
" شیخ عبدالغفور	"	۵۰/-
" حاجی صاحب	"	۱۰/-
" ڈاکٹر احمد حسن	"	۱۵/-
" نسیم سرور محمد	"	۲۰/-
لجنہ اماء اللہ چک ۵۴۳ ای بی	وہاڑی	۲۴/-
" چک ۱۹۹ مراد	بہاولنگر	۲۰۰/-
"	فیروز والا	۶۲۳/-
"	سکھر	۱۰/-
"	کنری	۶۱۸/-
"	اڈہ چھیبیل لاہور	۱۱/-
"	گھٹیالیاں	۵۰/-
مکرمہ امۃ الباسط اہلیہ طفیل احمد باجوہ منجانب خورشید بیگم	گمبٹ سندھ	۲۰/-
" حفیظہ اہلیہ چوہدری محمد دین	گوجرانوالہ	۳۰/-
" عفت عارف	"	۲۰/-
" شریف بیگم اہلیہ محمد صادق چوہدری	"	۲۰/-
" نفیسہ بیگم اہلیہ چوہدری ظفر اللہ	"	۲۰/-
" جمیلہ اہلیہ چوہدری عبدالرحمن	"	۲۰/-
" شفیقہ اہلیہ چوہدری عصمت اللہ	"	۲۰/-
" حبیبہ بیگم اہلیہ چوہدری ہدایت اللہ	"	۲۰/-
" ریحانہ اہلیہ چوہدری داؤد احمد	"	۲۰/-
" مبارکہ " چوہدری نذیر احمد باجوہ	"	۲۵/-
" جلیلہ " منظور احمد	"	۱۰/-
لجنہ اماء اللہ		۹/-
"	بھاکا بھٹیاں گوجرانوالہ	۳۳/-
مکرم محمود احمد مجیب منجانب ہمشیرہ نصرت شہزادہ	ربوہ	۵۰/-
" " طاہرہ سلطانہ	"	۵۰/-
مکرمہ نذیر بانو اہلیہ خواجہ محمد امین	سمبڑیال	۱۰۰/-
" منجانب والدہ مرحومہ	"	۵۰/-
" عابدہ بیگم	شورکوٹ	۱۰/-
لجنہ اماء اللہ	"	۱۰/-

محترمہ امۃ اللہ	واہ کینٹ	۱۵/-
مکرمہ آمنہ بیگم	لالیاں پور سرگودھا	۱۰۰/-
" مقبول شہناز اہلیہ ڈاکٹر ارشاد احمد معرفت رحمت	نواب شاہ	۴/-
" بیگم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب	ربوہ	۲۰۰/-
لجنہ اماء اللہ	خانیوال	۲۴/-
"	محمد آباد اسٹیٹ	۲۲/-

میزان :	۳۹۷۶-۰۰
سابقہ میزان :	۸۶۴۴۹-۸۲
کل وصولی ۸-۱۱-۷۶ تک :	۹۰۴۲۵-۸۲

"اداریہ" بقیہ صفحہ (۲)

رمضان کی مشق کے بعد آج ۳۰ رمضان کو پایۂ تکمیل کو پہنچ رہی ہے ہمارے مجاہدہ اور دعاؤں میں زیادہ شدت اور سرگرمی آجانی چاہیئے یا ہمیں کہ بغیر رمضان میں کرائی جانے والی مشق کا مقصد پورا نہیں ہو سکتا۔

درخواست دعا

(۱) مکرم جناب ڈاکٹر محمد شفیع صاحب صدر جماعت احمدیہ سادھوکے ضلع گوجرانوالہ بعارضہ ذیابیطس بیمار ہیں کافی مقدار میں پیشاب میں شوگر آرہی ہے اور ہلکا ہلکا بخار بھی رہتا ہے۔

(۲) مکرم مولوی عبداللطیف صاحب کیمبلپوری لاہور بائیں بازو میں درد کی وجہ سے بیمار ہیں۔ نیز باوجود آپریشن کے ان کی نظر بحال نہیں ہوئی۔

(۳) محترمہ والدہ صاحبہ عرفان احمد ورائچ دارالرحمت غربی ربوہ پاؤں میں چوٹ لگ جانے کی وجہ سے چلنے پھرنے سے معذور ہیں۔

(۴) مکرم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب باسط آرتھوپیڈک سرجن قائد اعظم میڈیکل کالج بہاولپور کے والد ماجد محترم حاجی محمد سعید صاحب دو ماہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔

احباب جماعت ان سب مریضوں کی جلد اور کامل صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں!

بیرونی ممالک اور مڈل ایسٹ میں اگلے ۴ سال میں ۲۰ ہزار راج MASON کی ضرورت ہوگی ہم آپ کو مکمل راج MASON بنائیں گے۔ مدت کورس ۲/۱ ماہ فیس مکمل کورس ۳۰۰/- روپے
(احمدی حضرات کیلئے فیس میں ۱۰٪ رعایت)

داخلہ جاری ہے

نسیم سٹیل فکسر شٹرنگ کارپینٹر، بلڈنگ پینٹر، پائپ فٹر
راج ٹریننگ سینٹر

اندرون موچی دروازہ لاہور

سالانہ اجتماع ۴، ۵، ۶ نومبر میں تمام مجالس خدام و اطفال کی نمائندگی لازمی ہے (معتمد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"یاد رکھو کہ کوئی آسمان سے نہیں اُترے گا"

(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

مشہور اخبار "ڈیلی ٹیلیگراف لنڈن" کی ایک اہم خبر

لنڈن کے مشہور عالم اخبار ڈیلی ٹیلیگراف نے اپنی اشاعت مورخہ ۸ راگست ۱۹۷۷ء میں مندرجہ ذیل خبر شائع کی ہے:-

" DR. A. FABER-KAISER جو موازنہ مذاہب عالم کے ایک امریکن پروفیسر ہیں نے دعویٰ کیا ہے کہ تحقیق سے پتہ چلا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے اور اس کے بعد بھی زندہ رہے اور سرینگر کشمیر میں مدفون ہیں۔ اپنی ایک نئی شائع شدہ کتاب میں وہ لکھتے ہیں کہ اس بات کی کوئی شہادت موجود نہیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام صلیب پر فوت ہوئے۔

DR. FABER-KAISER حضرت مسیح علیہ السلام کے ایک لمبے سفر کا ذکر کرتے ہیں اور یہ سوال دریافت کرتے ہیں کہ کیا آپ نے وفات سے قبل شادی بھی کی۔ وہ کہتے ہیں کہ سرینگر میں مسلم اپنے خاندان کا شجرہ نسب حضرت مسیح سے ملاتے ہیں اور بڑے اہتمام سے آپکے مقبرہ کی حفاظت کرتے ہیں"

اس خبر سے اندازہ لگائیے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مندرجہ ذیل پیشگوئی کس شان سے پوری ہو رہی ہے اور چشم بینا رکھنے والوں کے لئے ہدایت کا کس قدر بڑا سامان ہے۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:

"یاد رکھو کہ کوئی آسمان سے نہیں اُترے گا ہمارے سب مخالف جو اب زندہ موجود ہیں وہ تمام مریں گے اور کوئی ان میں سے عیسیٰ بن مریم کو آسمان سے اُترتے نہیں دیکھے گا اور پھر ان کی اولاد جو باقی رہے گی وہ بھی مرے گی اور ان میں سے بھی کوئی آدمی عیسیٰ بن مریم کو آسمان سے اُترتے نہیں دیکھے گا اور پھر اولاد کی اولاد مرے گی اور وہ بھی مریم کے بیٹے کو آسمان سے اُترتے نہیں دیکھے گی تب خدا ان کے دلوں میں گھبراہٹ ڈالے گا کہ زمانہ صلیب کے غلبہ کا بھی گزر گیا اور دنیا دوسرے رنگ میں آگئی مگر مریم کا بیٹا عیسیٰ اب تک آسمان سے نہ اُترا۔ تب دانشمند یک دفعہ اس عقیدہ سے بیزار ہو جائیں گے اور ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہوگی کہ عیسیٰ کا انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نومید اور بدظن ہو کر اس جھوٹے عقیدہ کو چھوڑ دیں گے اور دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا۔ میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے"

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۴،۶۵)

(مرسلہ: وکالت تبشیر ربوہ)

ضرورت ہے

ہمیں اپنی فیکٹری میں مندرجہ سٹاف کی ضرورت ہے:-

۱۔ ڈرائیور۔ تجربہ پانچ سال
۲۔ الیکٹریشن یا سپروائزر۔ تجربہ ۵ سال ڈگری یا ڈپلومہ ہونا ضروری ہے۔
۳۔ بیلدار۔ تجربہ ۳ سال
۴۔ فورمین۔ تجربہ ۵ سال
۵۔ مکینک۔ تجربہ ۵ سال
۶۔ ہلپر۔ (جوان صحت)
۷۔ چوکیدار (فوجی ریٹائرڈ)
۸۔ کلرک و ڈسپیچر۔ تجربہ ۲ سال
۹۔ سٹور پرچیزر۔ تجربہ ۵ سال

پاکستان چپ بورڈ لمیٹڈ پوسٹ بکس ۱۸ جہلم

نئے ٹرانسسٹر نقد و آسان قسطوں پر

المشتہر ڈان ریڈیو سروس محلہ دارالبرکات ربوہ

قابلِ فروخت قطعہ اراضی

ایک قطعہ اراضی رقبہ چار کنال متصل کوٹھی صاحبزادہ مرزا رشید احمد صاحب جو محلہ دارالصدر میں بڑی سڑک (MAIN ROAD) پر واقع ہے قابلِ فروخت ہے جو احباب اسے خریدنے کے خواہشمند ہوں وہ فوری طور پر مجھ سے رابطہ قائم کریں۔

(مرزا نعیم احمد - دارالصدر ربوہ)

ٹنڈر نوٹس

زیر دستخطی کو درج ذیل کاموں کے لئے فیصدی / آئیٹم ریٹ کی بنیاد پر مہر بمہر ٹنڈر مورخہ 9/77 - 19 بوقت ۱۲ بجے دوپہر تک مطلوب ہیں، پیلپز ورکس پروگرام کے تحت منظور شدہ ٹھیکیدار جنہوں نے سالِ رواں کی تجدید شدہ منظوری محکمہ سے حاصل کی ہو ٹنڈر دینے کے مجاز ہوں گے۔ تشخیص شدہ فارم دفتر ہذا سے اوقاتِ کار کے دوران مورخہ 9/77 - ۱۸ کو قیمتاً بعوض ۲۰/- روپے فی فارم کے حساب سے حاصل کئے جا سکتے ہیں، قیمت ناقابلِ واپسی ہوگی۔ شرائط ٹنڈر حسب ذیل ہیں:-

(۱) فرم یا کمپنی کی صورت میں جملہ ممبران فرم یا کمپنی کے دستخط فارم پر موجود ہوں یا اس شخص کے دستخط ہونے چاہئیں جس کے نام پاور آف اٹارنی محکمہ ہذا کو بھیجی گئی ہو۔

(۲) ڈاک اور تار کے ذریعے ارسال کردہ فارم قابلِ غور نہ ہوگا۔

(۳) زرضمانت صرف چالان خزانہ / منظور شدہ بنک ڈیپازٹ کال کی صورت میں قبول ہوگی زرضمانت کی عدم موجودگی میں نہ ٹنڈر فارم جاری کئے جائیں گے اور نہ ہی ان پر غور ہوگا۔

(۴) متعلقہ کام کے لئے منظور شدہ تخمینہ جات زیر دستخطی کے دفتری اوقاتِ کار میں ملاحظہ کئے جا سکتے ہیں۔

(۵) زیر دستخطی کو حق حاصل ہوگا کہ وہ کسی ٹنڈر یا تمام ٹنڈروں کو بغیر وجہ بتائے مسترد کرے۔ مشروط ٹنڈر قبول نہ ہوگا۔ ٹنڈر ٹھیکیداران کی موجودگی میں اسی روز کھولے جائیں گے۔

(۶) توسیع میعاد کسی بھی صورت میں نہ ہوگی۔ بصورتِ دیگر ٹھیکیدار کے خرچہ پر کام مکمل کرایا جائے گا۔ نامکمل کام کی کسی بھی صورت میں ادائیگی نہ ہوگی، جمع شدہ سیکیورٹی بحق سرکار ضبط کر لی جائے گی۔

(۷) مشینری برائے تعمیر ٹھیکیدار خود مہیا کرے گا اگر کوئی سہولت محکمہ کے پاس میسر ہوگی تو محکمانہ قیمت / کرایہ پر لی جا سکیں گی۔

(۸) ٹھیکیدار کو کام کی مکمل زرضمانت کام مکمل ہونے کے تین ماہ بعد یا بمطابق ہدایات آمدہ منجانب ڈائریکٹوریٹ جنرل عوامی تعمیراتی پروگرام پنجاب لاہور واپس کی جائیں گی۔ اس دوران کام میں نقائص ٹھیکیدار دور کرانے کا ذمہ دار ہوگا۔

نمبر شمار	نام کام	تخمینہ لاگت	زرضمانت	میعاد
۱	تعمیر ۲۸ پلیاں اور ۲ پل برکچی سڑک از چکڑالہ تا ڈھوک غزن	۲،۱۶،۰۰۰/-	۴،۳۲۰/-	۲ ماہ
۲	توسیع پختہ سڑک ترگ تا سلطان خیل	۱،۸۰،۰۰۰/-	۳،۶۰۰/-	۳ ماہ

(لیفٹیننٹ کرنل محمد نثار احمد خان)
ڈپٹی کمشنر / پروجیکٹ ڈائریکٹر
عوامی تعمیراتی پروگرام میانوالی

IPL-3933

لجنات کی صدروں سے اہم گزارش

باوجود تحریری یاددہانی کے ناصرات الاحمدیہ کے چندہ ممبری کی وصولی ابھی تک کم ہے اور اندیشہ ہے کہ مرکزی بجٹ ناصرات پورا نہ ہو سکے گا لہذا جن لجنات کی ناصرات کے ذمہ بقایا ہے وہ اپنی سیکرٹری ناصرات کو توجہ دلائیں کہ انتہائی جدوجہد سے ناصرات کا چندہ ممبری آخر ستمبر تک دفتر لجنہ مرکزیہ میں ضرور پہنچا دیں تا بجٹ پورا ہو سکے اور ناصرات کے کاموں میں حرج واقع نہ ہو۔ (سیکرٹری ناصرات)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴